روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 24 جولائی 2012ء 4 رمضان 1433 ہجری 24 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 172

شکر کی دعا

اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی صلاح کردے یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (الاحقاف:16)

اے میرے رب! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔ (النمل:20)

حضور انور کے دورہ امریکہ اور کینیڈا کا کچھ احوال، خدا کے فضلوں پر شکرگزاری اور حمد کا تذکرہ

خدا تعالیٰ کی حمد انسان کے اندر روحانی انقلاب پیدا کرتی اور اسے حقیقی عابد بناتی ہے

ہر احمدی کو چاہئے کہ اس رمضان سے خوب فائدہ اٹھائے۔ اپنی عبادتوں اور دعاؤں کو انتہاء تک پہنچائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 جولائی 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے بعد ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے اور خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کا مضمون بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد بیان فرمایا کہ حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحق تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادے سے انعام کیا ہو اور اپنی مشیت کے مطابق احسان کیا ہو اور حمد کما حقہ، صرف اس ذات کیلئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض وانوار کا مبدء ہو اور علیٰ وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے۔ حمد کے یہ معانی صرف خدائے خبیر وبصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں۔ حضور انور نے اس ارشاد کی وضاحت میں چند اہم امور بیان فرمائے اور افراد جماعت کو خدا تعالیٰ کی حقیقی حمد کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک مومن کی شان ہے کہ جب وہ بندوں کے احسانوں کا بھی شکر گزار ہوتا ہے تو احسان کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات کو ہی سمجھتا ہے۔ فرمایا کہ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ جو جماعت احمدیہ کو مختلف نہج پر آگے بڑھتا ہوا دکھاتا ہے، اس کیلئے ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے بنیں۔ حضور انور نے اپنے دورہ امریکہ وکینیڈا کے دوران دنیا میں امن اور انصاف قائم کرنے سے متعلق اپنی کاوشوں کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کو تمام ایوانوں اور ملکوں کے جھنڈوں سے اونچا کرنا ہمارا انتہائی مقصود ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ اور کینیڈا کے احمدی نوجوانوں کے تعلقات کے ذریعہ بلند ایوانوں تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس پر نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ جس نے یہ موقع عطا فرمایا۔ حضور انور نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ اس امر کو منزل مقصود نہ بنائیں کیونکہ ہماری ساری توجہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف رہنی چاہئے اور ہر ایک کو سچا پیغام پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

حضور انور نے اسی طرح کینیڈا میں اپنے دورہ کے دوران کامیابیوں اور خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنتے ہوئے دین حق کو پھیلانے کی غرض سے پر اثر خطاب کا ذکر فرمایا۔ ریسپشن اور جماعت کے افراد کے دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات اور روابط کا بھی اچھے رنگ میں تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے کینیڈا جماعت کے عمومی طور پر اخلاص و وفا میں بڑھنے کا ذکر فرمایا تاہم حضور انور نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر بعض انتظامی امور میں اپنی ناراضگی کی وضاحت بیان فرمائی۔ حضور انور نے پاکستان سے آنے والے اسائیلم سیکرز کو بھی خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بننے، اللہ تعالیٰ سے مزید مضبوط تعلق جوڑنے، اس کی رضا حاصل کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی تلقین کی نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جس قدر شکر گزار ہوتے ہوئے آپ اس کی حمد کریں گے اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب رمضان بھی شروع ہو رہا ہے۔ اس رمضان سے بھی ہر احمدی کو خوب فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں انتہا کردیں۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور کھینچنے کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم چوہدری نعیم احمد گوندل صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت اور محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات پر ان مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان دونوں مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

61 سال تک خدمات دینیہ بجالانے والے

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم 61 سال تک خدمات دینیہ بجالانے والے محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید مورخہ 22 جولائی 2012ء کو بعمر 95 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئے۔

آپ 28 نومبر 1917ء کو حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ہاں پیدا ہوئے۔ 1939ء میں ہفت روزہ اخبار سدا بہار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں رہے۔ 1940ء میں ریلوے میں دو ماہ کیلئے ملازمت کی۔ اگست 1940ء میں ملٹری اکاؤنٹس کا امتحان پاس کیا اور منتخب ہوگئے۔ اس شعبہ میں 1951ء تک گیارہ سال کام کیا۔ آپ نے 1944ء میں اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کردیا تھا۔ جلسہ سالانہ 1950ء کے موقع پر حضرت مصلح موعود نے انٹرویو لیا اور آپ کا وقف منظور فرمایا۔ اور آپ اپنی ملازمت سے مئی 1951ء کو استعفیٰ دے کر ربوہ حاضر ہوگئے پہلی تقرری نائب وکیل المال کے طور پر ہوئی۔ پھر نائب وکیل المال ثانی بنایا گیا۔ 1960ء میں آپ کو وکیل المال اول کے عہدہ پر فائز کیا گیا اور آپ تادم وفات 52 سال تک اس شعبہ میں خدمات بجالاتے رہے۔

آپ نے جماعتی ذیلی تنظیموں میں بھی بھرپور خدمت سرانجام دی۔ 1951ء میں سرزمین ربوہ میں پہلے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بنے۔ بطور مہتمم ایثار واستقلال اور اصلاح وارشاد بھی رہے۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ کی مرکزی عاملہ

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے

ہم میں سے ہر ایک کو بڑے خوف سے اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے

جلسہ کے دنوں میں ہماری روحانی، علمی، اخلاقی ترقی کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، اس میں اکثر لوگ تہجد کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور فرض نمازیں بھی باجماعت ادا کرتے ہیں اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کا عہد کریں

پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے باہر رہنے والے احمدیوں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے بھی دن پھیرے

جو بہت بڑی ذمہ داری پاکستان سے باہر رہنے والے احمدیوں پر پڑتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے آگے آئیں

دعوت الی اللہ کے راستوں کو تلاش کرنے کے لئے بھی تقویٰ ہی شرط ہے جس پر چلنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے

مکرم ناصر احمد صاحب سابق محاسب و افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 مئی 2012ء بمطابق 18 ہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام ننسپیٹ۔ ہالینڈ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر مجھے توفیق عطا فرمائی کہ یہاں ہالینڈ کے جلسے میں شامل ہوں۔ یہ جلسہ اصل پروگرام کے مطابق تو اگلے ہفتے ہونا تھا لیکن پھر میری شمولیت کی خواہش کی وجہ سے میرے پروگرام کو دیکھتے ہوئے ہالینڈ کی جماعت نے ایک ہفتہ پہلے کا پروگرام بنا لیا اور بڑے مختصر نوٹس (Notice) پر یہ پروگرام بنایا۔ بیشک ہالینڈ چھوٹا ملک ہے اور جماعت بھی چھوٹی ہے اور بڑی جلدی اطلاعیں بھی ہو سکتی ہیں لیکن پھر بھی اس پروگرام میں تبدیلی آپ لوگوں نے بڑی خوش دلی سے کی اور بڑی آسانی سے کر دی۔ جگہ کا مسئلہ تھا۔ یہ جگہ کافی تنگ ہے۔ ہال جو کرائے پر لئے ہوئے تھے وہ ان تاریخوں پر مل نہیں رہے تھے لیکن بہر حال اچھا انتظام ہو گیا ہے۔ لیکن بعض عملی دقّتیں اور مسائل بھی پیدا ہوئے ہوں گے یا ہو سکتا ہے کہ پیدا ہوں جس میں آپ لوگوں کو کسی معمولی تکلیف سے گزرنا پڑے۔ تو اگر ایسی صورت ہو تو ان تکلیفوں کو برداشت کریں۔ اوّل تو مجھے امید ہے کہ ماشاء اللہ کام کرنے والے کارکنان ہر طرح آرام پہنچانے کی اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اب دنیا میں چاہے چھوٹی جماعتیں ہوں یا بڑی جماعتیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ اور بڑے اجتماعات کے تمام انتظامات سنبھالنے کے لئے ہر جگہ بے غرض اور بے نفس کارکنان کی ٹیمیں تیار ہو چکی ہیں جو خوشی سے مہمانوں کی ہر طرح خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اور جو مہمان حضرت مسیح موعود کے ہوں آپ کے جاری نظام کے بلانے پر آنے والے مہمان ہوں، اُن کی خدمت تو خاص طور پر بڑے بے نفس ہو کر ہمارے کارکنان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو آئندہ بھی اور ہمیشہ اس بے نفس خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے اور انہیں بہترین جزا دے اور اگر کہیں کوئی کمیاں رہ گئی ہیں تو اُن کی پردہ پوشی فرمائے اور مہمانوں کو، شاملین جلسہ کو بھی چاہئے کہ بجائے کمیوں اور کمزوریوں کو دیکھنے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے اصل مقصد اور جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(-) (الذاریات:56)۔ پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آکر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہد بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ کچھ کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تاکہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تاکہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔آپ فرماتے ہیں کہ:

''تمام مخلصین داخلینِ سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔''

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد4صفحہ351)

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جلسہ ہمارے لئے اس معیار کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔اس جلسہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی سوچ کو مزید صیقل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اس صورت میں سب محبتوں پر غالب آ سکتی ہے جب ہمیں یہ پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ رسول ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اور اس کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ہمیں پتہ ہو، ہمارے علم میں ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ بلکہ ان باتوں کو علم میں لا کر اُس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور پھر اس کے حصول کے لئے بھرپور کوشش ہونی چاہئے، مستقل کوشش ہونی چاہئے۔اور جب ان باتوں پر عمل ہوگا تو تبھی وہ حالت پیدا ہو گی جب انسان کو سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ایک نہ ایک دن ہر انسان نے اس دنیا سے جانا ہے۔خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کے ساتھ اس دنیا سے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔

پس اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے کہ انسان میں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رُکنے کا خیال اُس وقت ہی شدت سے پیدا ہوتا ہے جب اُسے یہ یقین ہو کہ مَیں نے ایک نہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں مَیں اپنے اعمال کے بارے میں پوچھا جاؤں گا۔اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے(-)(الحشر:19) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔اور چاہئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اُس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خوب باخبر ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ تمہارا ایمان تب کامل ہوگا جب تم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو گے۔اور یہ تقویٰ اُس وقت ایک حقیقی مومن کہلانے والے کو حاصل ہوتا ہے جب وہ یہ دیکھے کہ اُس نے اگلے جہان کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اُس حقیقی اور دائمی زندگی کے لئے کیا کوشش کی ہے؟ اس دنیا کے لئے تو انسان کوشش کرتا ہے۔ بڑے تردّد سے ملازمتوں کی تلاش کرتا ہے۔کاروبار کے لئے محنت کرتا ہے۔جائیدادیں بنانے کے لئے محنت اور کوشش کرتا ہے۔اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے لئے فکرمندی کے ساتھ کوشش کرتا ہے اور بہت سے دنیاوی دھندوں کے لئے کوششیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ان دنیاوی کاموں کے لئے ایک شخص جس کو خدا تعالیٰ پر یقین ہو اس کوشش کے ساتھ کچھ حد تک دعا بھی کرتا ہے یا دوسروں سے دعا کرواتا ہے۔ مجھے روزانہ بیشمار خطوط ان دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے دعا کے آتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو خود تو صرف دنیاداری کے کاموں میں پڑے رہتے ہیں۔نمازیں بھی پانچ پوری نہیں پڑھتے۔اگر پڑھتے ہیں تو جلدی جلدی ٹکریں مار کر پڑھ لیتے ہیں لیکن دعا کے لئے بڑی دردناک حالت بنا کر خط لکھ رہے ہوتے ہیں اور وہ بھی دنیاوی چیزوں کے لئے۔ بہرحال اس بارے میں آگے مَیں ذکر کروں گا کہ دعاؤں کی کیا اہمیت ہے؟ تو یہاں مَیں یہ بیان کر رہا تھا کہ انسان دنیاوی کاموں کے لئے تو بہت کچھ کرتا ہے۔ یہ ایک احمدی کا دعویٰ بھی ہے کہ مَیں نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے مجھے پھر (دین حق) کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروایا ہے لیکن تقویٰ کا وہ معیار حاصل نہیں کرتا یا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا جو ایک احمدی (مومن) کا ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرنے کے بعد تمہاری دنیاوی ترقیات کے بارے میں پوچھا جائے گا، بلکہ فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے، اُس کل کے لئے، اُس آئندہ کی زندگی کے لئے جو تمہارے مرنے کے بعد شروع ہونی ہے، جو ہمیشہ کی زندگی ہے، اُس کے لئے تم نے کیا آگے بھیجا ہے؟ اس دنیا کی کمائی، اس دنیا کے بینک بیلنس، اس دنیا کی جائیداد، اولاد اور عزیز رشتے دار سب یہیں رہ جانے ہیں۔ان کے بارے میں خدا تعالیٰ کچھ نہیں پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو یہ کہ جن نیک اعمال کرنے کی مَیں نے تلقین کی تھی وہ تم نے کتنے کئے ہیں؟ اور جو بھی نیک عمل ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے ہوں گے، جو کام بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے ہم نے کیا ہوگا، جس حد تک بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہم نے کوشش کی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور موجود ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ تک تمہارے یہ اموال نہیں پہنچیں گے بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔اس لئے ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھو کہ جو عمل بھی تم کر رہے ہو، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی سوچ کے ساتھ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی سوچ کے ساتھ ہو۔ جو عمل خالص تقویٰ پر چلتے ہوئے ہوگا، وہی عمل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ وہی عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ مدنظر رکھتے ہوئے ایک بندہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا بدلہ پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کی نیت اور ہر عمل سے باخبر ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہمارے عمل کیا ہیں؟ اور اُن اعمال کرنے کی ہماری نیت کیا ہے؟ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ پس ہمارا وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے جس کے کرنے کی نیت نیک ہو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کیا گیا ہو۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں سب سے اہم چیز نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے بعد دوسری اہم شرط جو ہے وہ نماز کا قیام رکھی ہے۔ لیکن دوسری جگہ نماز پڑھنے والوں کو بڑی سخت تنبیہ بھی کی، یہ انذار بھی کیا۔ فرماتا ہے(-)(الماعون:4) کہ نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے، یعنی اُن نمازیوں کے لئے جو نماز کا حق ادا نہیں کرتے، جو تقویٰ کے بغیر نمازیں پڑھنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے، جو خبیر ہے، جو علیم ہے اُسے ہر چھپی ہوئی بات کی بھی خبر ہے، اُسے ہر بات کا بھی علم ہے۔ نیّتوں کو بھی جانتا ہے، نمازیں پڑھنے کی کیفیت کو بھی جانتا ہے۔ وہ ایسی نمازیں الٹا دیتا ہے جو تقویٰ سے عاری ہوں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو بڑے خوف سے اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ نمازیں ہماری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ نے قرار دی ہیں اور جو مقصد ہو، اُس کے حصول کے لئے کوشش بھی بہت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:(-)(الذاریات:57) کہ اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ دنیا دار دنیا کمانے کے لئے کتنے ہاتھ پیر مارتا ہے، کتنی محنت کرتا ہے، کتنی تکلیفیں برداشت کرتا ہے، اتنی فکر کرتا ہے کہ اپنی صحت برباد کر لیتا ہے۔ بعض لوگوں کو دنیاوی مال کا، جائیداد کا نقصان ہو جائے تو دل کے دورے پڑنے لگ جاتے ہیں۔ بعض لوگ خاطر خواہ نتائج نہ دیکھ کر اس طرح ڈیپریشن میں چلے جاتے ہیں کہ اُن کو ساری عمر کا روگ لگ جاتا ہے۔ صرف اس دنیا کی زندگی کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ جو اگر دیکھیں تو ایک انسان کی فعال زندگی، ایک ایکٹو (Active) زندگی کی جو زیادہ سے زیادہ عمر ہے ساٹھ ستر سال تک کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کی زندگی عموماً فعال نہیں ہوتی۔ پھر عموماً بچوں کے یا دوسروں کے رحم و کرم پر انسان پڑا ہوتا ہے۔ یہاں بھی ان ملکوں میں دیکھیں تو بچے بھی نہیں سنبھالتے۔ اکثر لوگ اولڈ پیپل ہاؤس (Old People House) میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ہفتے کے بعد بچے مل آتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا احسان کر لیا۔

اُس وقت کوئی نہیں پوچھتا۔ وہاں سب نرسوں کے رحم وکرم پر ہوتے ہیں۔ تو اس عمر کو پہنچ کر جن کو خداتعالیٰ کی ذات پر یقین ہوتا ہے انہیں پھر خداتعالیٰ کی یاد بھی آجاتی ہے۔ اُس وقت بعض کو اخروی زندگی کی فکر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ انجام بخیر ہونے کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں اور کرواتے بھی ہیں لیکن حقیقی مومن وہ ہے جو اس عمر پر پہنچنے سے بہت پہلے اپنے انجام بخیر ہونے کی فکر کرے اور اپنی زندگی کے اصل اور بنیادی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اپنی عبادت کا حق ادا کرے۔ دنیا کی دلچسپیاں، دنیا کی رنگینیاں اُسے عبادت سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔ نمازوں سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احمدی گھرانوں پر احسان ہے کہ عموماً خاوند یا بیوی میں سے ایک اگر عبادت کا حق ادا کرنے والا نہیں تو دوسرا توجہ دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ کئی لوگ ملاقاتوں میں بھی اور خطوط کے ذریعے بھی مجھے کہتے ہیں کہ ہمارے خاوند یا بیوی کے لئے دعا کریں، اُنہیں نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ یہ توجہ پیدا ہو جائے۔ عموماً عورتیں زیادہ کہتی ہیں۔ یہ بات اس لحاظ سے جہاں خوشکُن بھی ہے کہ عورتوں کو نمازوں کی طرف توجہ زیادہ ہے اور امید کی جاتی ہے اُن کی اس توجہ کی وجہ سے بچوں کی توجہ بھی رہے گی اور صحیح تربیت کر سکیں گی۔ وہاں یہ امر قابلِ فکر بھی ہے کہ مرد جو قوّام بنایا گیا ہے، جو گھر کا نگران بنایا گیا ہے، وہ نمازوں میں سست ہے۔ وہ گھر کا سربراہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر والوں کے لئے نمونہ بنے، بلکہ نمونہ بننا ضروری قرار دیا گیا ہے، وہ اگر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا جو اُس کی زندگی کا مقصد ہے تو اولاد کیا نمونہ لے گی؟ اور عملاً یہ ہوتا بھی ہے کہ بڑے بچے، لڑکے جب جوان ہوتے ہیں، جوانی میں قدم رکھتے ہیں تو باپ اگر نمازیں نہیں پڑھ رہا ہوتا تو ماں کے توجہ دلانے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہم کیوں پڑھیں۔ نماز جو عبادت کا مغز ہے، اُس کا حق ادا کرنے کا طریق تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ اگر (بیت) یا نماز سینٹر گھر سے دور ہے تو گھروں میں نماز باجماعت ادا کی جائے تاکہ نمازوں کی برکات سے گھر بھر جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل گھروں پر نازل ہوں۔ مردوں کو خاص طور پر قیامِ نماز کا حکم ہے اور قیامِ نماز کا مطلب ہی یہ ہے کہ سوائے اشد مجبوری کے نمازیں باجماعت ادا کی جائیں۔

پس یہاں جلسہ کے دنوں میں جو تین دن ہیں جن میں ہماری روحانی، علمی، اخلاقی ترقی کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، اس میں اکثر لوگ تہجد کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور فرض نمازیں بھی باجماعت ادا کرتے ہیں اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کا عہد کریں، تبھی تقویٰ کے سب سے اہم پہلو پر چلنے والے کہلا سکیں گے اور تبھی جلسے کے انعقاد کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ جلسہ کے انعقاد کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کی ترقی کی طرف توجہ اور اُس کے لئے کوشش کو ہی اہم قرار دیا ہے۔ آپ جلسے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر“ (یعنی شامل ہونے والوں کے اندر جو جلسے میں شامل ہو رہے ہیں) ”خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو، اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں“۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد6 صفحہ394)

پس پہلی بات تو آپ نے یہی بیان فرمائی ہے کہ آخرت کی طرف مکمل جھک جاؤ۔ وہی قرآن کریم کا حکم ہے کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے؟ اس دنیا کی فکر کی بجائے آخرت کی زیادہ فکر رکھو۔ اور یہ حالت اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ہو۔ تقویٰ ہوگا تو یہی چیز خدا خوفی کی طرف بھی مائل رکھے گی۔ جہاں حقوق اللہ ادا ہوں گے، وہاں حقوق العباد بھی ادا ہوں گے یا اُن کے ادا کرنے کی طرف کوشش ہوگی اور اس کے لئے آپ نے ضروری قرار دیا کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے آپس کی محبت اور بھائی چارہ دلوں میں پیدا کرو۔ پھر صرف آپس کی محبت اور بھائی چارہ ہی نہیں بلکہ معاشرے پر بھی اس کا نیک اثر قائم ہونا چاہئے۔ تمہاری عاجزی اور انکساری اور نیکی اور دوسروں کا خیال رکھنا ایسا ہو کہ دنیا کہے کہ یہ احمدی ہیں جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اگر کسی نے نمونہ دیکھنا ہو تو ان احمدیوں میں دیکھو۔

پھر آپ نے فرمایا کہ دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کرو۔ دینی مہمّات میں دین کی اشاعت کے لئے مالی قربانی بھی ہے۔ (بیوت الذکر) کی تعمیر کی طرف توجہ اور کوشش بھی ہے۔ (دعوت الی اللہ) کی منصوبہ بندی بھی ہے اور اس منصوبہ بندی کے ساتھ ہر احمدی کا اپنا وقت اس مقصد کے لئے دینا بھی ہے۔

پس جلسے میں آ کر جب ہم مختلف موضوعات پر تقریریں سنتے ہیں، تو جو تقریریں یہاں کی جاتی ہیں، ان کو سن کر ہمیں جن مقاصد کے حصول کی طرف یہاں بیٹھے ہوئے توجہ پیدا ہوتی ہے، وہ مستقل ہماری زندگی کا حصہ ہونے چاہئیں۔ پس ہر احمدی جہاں جلسے میں شامل ہو کر اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے اور خدا تعالیٰ کے دوسرے حق ادا کرے، وہاں بندوں کے بھی حق ادا کرے۔ معاشرے کے بھی حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ آپس میں اگر کوئی رنجشیں ہیں تو جلسے کی برکات سے اُنہیں بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ گویا اس جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو تبھی حاصل کیا جا سکتا ہے جب ہر قسم کی برائیوں کو دور کرنے کا عہد کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے جہاں ایک بہت بڑی تعداد خداتعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہے اور دنیا کو ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دین پر قائم رہنا، دین کی خاطر قربانی کے لئے تیار رہنا، تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرنا، بہت بڑا کام ہے۔ اور اس لئے یہ مومن کے لئے بہت اہم قرار دیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ ہم دیکھتے ہیں یہاں آ کر یہاں کی رنگینیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت کے عمل جو حقیقت میں شیطانی عمل ہیں وہ یہاں نئے آنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث بن جاتے ہیں۔ نئے آنے والے لوگ یا جن کو کسی قسم کا کمپلیکس (Complex) ہوتا ہے، احساسِ کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ شاید ہماری ترقی کا راز اسی میں ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے چلا جائے اور دین کو پیچھے کر دیا جائے اور دنیا کو مقدم رکھا جائے۔ حالانکہ اس میں ترقی نہیں ہے بلکہ اس میں تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (المائدہ:101) کہ پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اے عقل والو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اب یہاں کامیاب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں قرار دیا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں بلکہ عقل والے بھی یہی لوگ ہیں جنہوں نے عارضی خواہشات کو سب کچھ نہیں سمجھا، اس دنیا کی خواہشات کو کچھ نہیں سمجھا اور ان کو سمجھ کر اپنی ہمیشہ کی زندگی کو برباد نہیں کر لیا۔ ایسے لوگ عقل والے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں، جنہوں نے اس دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھ لیا انہوں نے تو اپنی ہمیشہ کی زندگی کو برباد کر لیا اور جو ہمیشہ کی زندگی کو برباد کرنے والا ہو، اُسے عقل مند تو نہیں کہا جا سکتا۔ عقلمند وہی کہلاتا ہے جو چھوٹی چیز کو بڑی چیز کے لئے قربان کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دنیا کو قربان کرنا یہی عقلمندی ہے۔ پس انسان کو ایک صحیح مؤمن کو، حقیقی مؤمن کو اسے ہی اپنی زندگی کا مقصد بنانا چاہئے اور یہ مقصد کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (سورۃ الانعام:156) اور یہ کتاب یعنی قرآنِ کریم ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو قرآن کریم کے احکامات کی پیروی کرنی

ہوگی جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ اور یہ پیروی ہی تقویٰ کے راستوں کی نشاندہی کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا رہے گا۔ یہ رحم ختم نہیں ہو جاتا بلکہ فرماتا چلا جائے گا۔ کیونکہ یہاں ''مُبَارَکٌ'' جو لکھا ہوا ہے، بَرَکَ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر اچھی چیز جو نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے بلکہ اُس میں ہر آن اور ہر لمحہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم ہے کہ اگر اُس کی رضا حاصل کرنے کے لئے انسان ایک نیکی کرتا ہے، اس کی رحمانیت ہی ہے نہ، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں اُسے دس گنا کر دیتا ہوں، بلکہ سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہوں اور یہیں پر بس نہیں ہے بلکہ فرمایا کہ میں اس سے بھی زیادہ بڑھا سکتا ہوں اور بڑھا دیتا ہوں۔

پس تقویٰ پر چلنے والا جو ہے وہ دیکھے کیسے کیسے پھل کھا رہا ہے اور پھر ایک عمل کے کئی گنا کر کے کھا رہا ہے، بے حد و حساب کھا رہا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قرآنِ کریم کے احکامات کی پیروی کی کوشش کریں تبھی حقیقی تقویٰ پر چلنے والے ہم کہلا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود تقویٰ کی وضاحت بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 210-209)

یہ ہے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی۔ جو امانتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، عہد جو اللہ تعالیٰ سے کئے ہیں، اُن کو ہر وقت پورا کرنے کی کوشش کرنا۔ تمام اعضاء سے اُن کی ادائیگی کرنا۔ ہاتھ ہے تو وہ کام کرے، جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تمام بُرے کاموں سے بچنا۔ پاؤں ہیں تو اُن نیکیوں کی طرف جانے والے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے ناں ہر قدم جو مسجد کی طرف اُٹھتا ہے اُس کا ثواب دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا ......حدیث:1521)

پس ہر قدم جو دنیا کے دھندوں کو چھوڑ کے (بیت) کی طرف، نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر چھپی ہوئی جتنی صلاحیتیں ہیں اُن کا بھی حق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خاطر اُن کا استعمال کرنا اور پھر شیطان جو حملے کرتا ہے اُن سے بھی بچنے کی کوشش کرنا۔ فرمایا کہ پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا، اُن سے ہوشیار رہنا ہے کہ شیطان کس طرح کے حملے کر سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اس کے مقابل پر حقوقِ عباد کا بھی لحاظ رکھنا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہو گئے۔

پھر بندوں کے جو حقوق ہیں اُن کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اور ''یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی (سورۃ الاعراف 27) قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 210)

یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تمام ذمہ داریاں جو باریک سے باریک ہیں، اُن کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ کاروباری لوگ ہیں، زندگی کے روزمرہ کے معاملات ہیں وہاں جو وعدے وعید ہوتے ہیں، جو بھی عہد کئے جاتے ہیں، جو بھی معاہدے کئے جاتے ہیں، اُن کو پورا کرنا ہے۔ اپنا کام ہے تو اُس کو انصاف کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ طالبعلم ہیں تو علاوہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق کے، وہ اپنی پڑھائی کا حق ادا کریں۔ ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی جو ہے وہی تقویٰ پر چلنے والی کہلا سکتی ہے۔

پھر آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

''متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرے''۔

یہ بڑی بڑی باتیں، چوری، زنا وغیرہ جو ہیں ان سے تو انسان بچتا ہے۔ پھر یہ جو بناوٹ ہے، کنجوسی جو ہے، تکبر جو ہے، دکھاوا جو ہے یہ بھی بڑی باتیں ہیں۔ یہ سب چیزیں جو ہیں انسان نے ان کو چھوڑنا ہے۔ اور پھر جو گھٹیا قسم کے اخلاق ہیں اُن سے بھی بچنا ہے اور پھر صرف بچنا نہیں ہے بلکہ'' ان کے بالمقابل پر اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے''۔ جو اچھے اخلاق ہیں اُن میں ترقی کرو۔ اچھے اخلاق کیا ہیں؟ کہ ''لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے، دین کی خدمت کے لئے بھی وہ کوشش کرے جو انتہائی اونچے مقام ہوتے ہیں، یا جو تعریف کے قابل ہوں) ''ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں'' (یعنی اُن میں وہ سب موجود ہوتی ہیں) ''وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ (یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے)''۔ (بہت سارے اخلاق ہیں، بہت ساری نیکیاں ہیں، بہت سارے اعمالِ صالحہ ہیں، اگر کسی میں ایک ایک دو دو، تین تین ہیں تو وہ کامل متقی نہیں کہلا سکتا۔ فرمایا کہ متقی وہی ہوگا جس میں یہ سب اخلاق موجود ہوں۔ گھٹیا قسم کی جو باتیں ہیں اُن کو ختم کیا جائے اور اعلیٰ قسم کے جو اخلاق ہیں اُن کو اختیار کیا جائے۔ اور ہر خلق جو ہے اُس کو اپنایا جائے، تبھی اُس کو متقی کہیں گے۔ فرمایا کہ اگر فرداً فرداً کسی میں اخلاق ہیں اُس کو متقی نہیں کہیں گے) ''جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔ اور ایسے ہی شخصوں کے لئے (-) (البقرة:62) ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے'' (یعنی جب انسان ایسے مقام کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو کوئی خوف نہیں رہتا اور نہ وہ غمگین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر اُن کے ساتھ ہو جاتا ہے) جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (الاعراف:197) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مَیں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 681-680۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تقویٰ کا مقام ہے جس کو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے پہلے اقتباس میں جس میں جلسے کی غرض لکھی تھی، مَیں نے پڑھا تھا، آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جلسے میں آ کر اپنی دینی مہمات کی طرف بھی توجہ کرو۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مختصر پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ دینی مہمات، دین کی (دعوت) اور اس کے لئے قربانیاں دینا ہے۔ آپ میں سے اکثریت وہ ہے جو پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں اس لئے آئے ہیں کہ آپ کو پاکستان میں دین کی اشاعت اور (دعوت الی اللہ) کا کام تو ایک طرف رہا،

دین پر عمل کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ نماز ہم وہاں سرِ عام کھلے طور پر پڑھ نہیں سکتے۔ کلمہ لکھنے سے ہمیں روکا جاتا ہے۔ آئے روز ہماری (بیوت) سے کلمہ مٹانے کے لئے حکومتی کارندے اور پولیس والے مولویوں کے کہنے پر آ جاتے ہیں اور اب تو بڑے شہروں میں بھی بڑی (بیوت) کی طرف بھی ان کی نظر ہے۔ تو بہر حال دین کے معاملے میں احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جا رہی ہے۔ اس لئے آپ میں سے اکثریت یہاں آئی ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں میں تھائی لینڈ سے بھی کافی پاکستانی فیملیاں یہاں آئی ہیں۔ جو پاکستانی وہاں پھنسے ہوئے تھے، اُن کے کیس یواین او (UNO) کے ذریعے سے وہاں پاس کئے گئے، اور وہ یہاں بھیج دیئے گئے۔ بعض جو آنے والے ہیں ان میں سے براہِ راست پاکستان میں تنگیوں سے گزر رہے تھے۔ بعض ماحول کی وجہ سے پریشان تھے۔ بہر حال یہاں آپ آئے ہیں اور آزاد ہیں۔ اس لئے ایک تو پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے باہر رہنے والے احمدیوں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے بھی دن پھیرے اور اُنہیں مذہبی آزادی حاصل ہو۔ دوسرے پاکستان سے باہر رہنے والے احمدیوں پر جو بہت بڑی ذمہ داری پڑتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے آگے آئیں۔

ہالینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے یہاں کے ایک سیاستدان نے (دین حق) کو بدنام کرنے کی بڑی کوشش کی۔ یہاں اگر احمدی ایک مہم کی صورت میں مستقل مزاجی سے (دعوت الی اللہ) کے کام کو وسعت دیتے تو بہت حد تک (دین) کے بارے میں منفی رویے کو زائل کر سکتے تھے، بلکہ (دعوت الی اللہ) کی خوبیاں اجاگر کرنے کا موقع بھی مل سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا ایک مقصد بلکہ بہت بڑا مقصد اُس ہدایت اور شریعت کی اشاعت کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جو قرآنِ کریم کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچانے کا کام بھی ہمارا ہے، اس بارے میں بھی بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔ یہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور ان میں احمدی بھی ہیں، ان قوموں میں (دینی) سرگرمیوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی دنیا میں جماعتوں نے اس اہمیت کو سمجھا ہے اور حضرت مسیح موعود کا سلطانِ نصیر بنتے ہوئے خلافت کا دست و بازو بنتے ہوئے (دعوت الی اللہ) کے کام کو وسعت دی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جماعت کا تعارف وسیع ہو رہا ہے وہاں سعید فطرت لوگوں کو بھی جماعت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور بڑی کثرت سے ہو رہی ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہاں کی اکثریت کو دین سے دلچسپی نہیں ہے تو یہ تو یورپ میں اکثر ملکوں میں یہی حال ہے بلکہ مغربی ممالک میں یہی حال ہے، بلکہ کہنا چاہئے تمام عیسائی دنیا میں یہی حال ہے اور یہی نہیں بلکہ (-) کو بھی، نام نہاد (-) ہیں، مذہب سے دلچسپی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پر وہ یقین نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا تو جو ظلموں کے بازار گرم کئے ہوئے ہیں، (-) نے بھی اور اُن کے پیچھے چلنے والوں نے بھی، وہ کبھی نہ ہوتے۔ تو بہر حال یہ کہتے ہیں جی ان کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے، تو یہ بھی ہمارا کام ہے کہ خدا تعالیٰ پر یقین پیدا کروائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اگر ہم حقیقت میں اپنے ہر عمل سے اس کامل اور مکمل کتاب کی پیروی کرنے والے بن جائیں گے، متقی کی اُس تعریف کے نیچے آ جائیں گے جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے، تو ہمارے نمونے جو ہیں یہی ہماری (دعوت الی اللہ) کے راستے کھولنے کا باعث بن جائیں گے۔ بہر حال یہ توجہ کی بات ہے، اگر توجہ ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بھی حالات بدلے گا۔

پس (دعوت الی اللہ) کے راستوں کو تلاش کرنے کے لئے بھی تقویٰ ہی شرط ہے جس پر چلنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کا جو عہد کیا ہے اُس کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے عمل، ہماری کوششیں، ہماری دعائیں ہی دنیا کو راستہ دکھانے کا باعث بن سکتی ہیں ورنہ آج اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی جماعت کے علاوہ کوئی اور جماعت نہیں ہے جو حقیقی (دین) دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔

پس اس جلسے میں آ کر ہر احمدی کو اپنے ان تین دنوں میں جائزے لینے کی طرف جہاں توجہ کی ضرورت ہے وہاں اس عہد کی بھی ضرورت ہے کہ ہم نے آئندہ سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے، اپنے بھائیوں کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور معاشرے کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور اس ملک کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے جنہوں نے ہمیں آزادی سے رہنے کے مواقع مہیا فرمائے۔ اور یہ حق (دعوت الی اللہ) کے ذریعے سے ادا ہو سکتا ہے۔ یہ حق (دین) کا خوبصورت پیغام پہنچانے کے ذریعے سے ادا ہو سکتا ہے۔ یہ حق (دین) کے بارے میں غلط فہمیاں دور کر کے ادا کیا جا سکتا ہے۔ پس تمام مرد، عورتیں، جوان، بوڑھے اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کریں، تبھی اس طرف توجہ پیدا ہوگی اور تبھی انقلاب آئے گا۔ دعاؤں میں لگیں، اللہ تعالیٰ دعاؤں کی وجہ سے نشانات دکھاتا ہے۔ بہت سے کام جو انسان نہیں کر سکتا، جو عمومی (دعوت) کا طریق ہے، اُس سے نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جھکیں، ایک ہو کر دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ خود نشانات بھی دکھاتا ہے اور وہ نشانات ہی انقلاب کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ان دنوں میں خدا تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی زندگی، اپنے یہ دن، اپنا وقت دعاؤں میں گزارنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے بہت پرانے اور مخلص کارکن مکرم ناصر احمد صاحب جو سابق محاسب اور افسر پراویڈنٹ فنڈ تھے، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ہے۔ 13؍مئی 2012ء کو بڑی لمبی بیماری کے بعد 74 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ مہروں کی تکلیف کی وجہ سے کچھ عرصہ یہ صاحبِ فراش تھے۔ آپ کے خاندان کا تعلق سیکھواں ضلع گورداسپور انڈیا سے ہے۔ مرحوم کے دادا میاں الٰہی بخش صاحب سیکھوانی حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے۔ آپ کے والد مکرم میاں چراغ دین صاحب نے 1908ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بعد ازاں سیکھواں سے منتقل ہو کر قادیان آ گئے تھے۔ ناصر صاحب قادیان میں اگست 1938ء میں پیدا ہوئے۔ کچھ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی، پھر پاکستان ہجرت کے بعد ٹی آئی سکول چنیوٹ میں میٹرک پاس کیا۔ پھر بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ جون 1956ء سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مختلف حیثیتوں سے، کارکن کی حیثیت سے کام کیا اور دفتر خزانہ میں، پھر وصیت کے دفتر میں، پھر اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز بھی رہے، پھر 1990ء میں نائب آڈیٹر کے طور پر ان کا تقرر ہوا۔ 1993ء سے 2008ء تک بطور محاسب افسر پراویڈنٹ فنڈ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ لمبا عرصہ ناظم تنقیح حسابات دفتر جلسہ سالانہ بھی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ بہت سی خوبیوں کے اور اوصاف کے مالک تھے۔ بڑی باقاعدگی سے نمازوں پر جانے والے، بیماری میں بھی مَیں نے دیکھا ہے (بیت) میں ضرور آتے تھے۔ تہجد گزار، دعا گو، بہت منکسر المزاج، ہنس مکھ، وفا شعار، مہمان نواز، اپنے مہمانوں اور ساتھیوں سے بڑے پیار اور شفقت سے پیش آنے والے۔ یادداشت اور حافظہ بھی بڑا اچھا تھا۔ محلے کے بہت سارے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھایا۔ خلافت سے بھی بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔ موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی تمام جائیداد کا حصہ بھی ادا کر دیا تھا۔ اہلیہ کے علاوہ ان کی دو بیٹیاں یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام دے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ماجد اقبال صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد ساجد مبشر صاحب دارالیمن شرقی احسان ربوہ کی اہلیہ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ گردوں کی خرابی کی وجہ سے لمبی بیماری کے بعد مورخہ 17 جولائی 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی 39 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس کی بڑی بیٹی اور مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم پنشنر دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بہو تھیں۔

مورخہ 18 جولائی کو بعد نماز عصر فٹ بال گراؤنڈ دارالیمن شرقی میں مرحومہ کی نماز جنازہ خاکسار کے ماموں مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی سلسلہ جہلم نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی مربی صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے عثمان احمد مبشر عمر 22 سال، لقمان احمد مبشر عمر 17 سال، نعمان احمد مبشر عمر 13 سال اور ایک بیٹی نتاشہ مبشر عمر 19 سال سوگوار چھوڑی ہیں۔ تمام بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مہمان نواز، ملنسار، جماعتی چندوں اور تحریکات میں باقاعدہ حصہ لینے والی تھیں۔ لجنہ کے مختلف عہدوں پر پہلے لاہور میں پھر ربوہ میں کام کی توفیق ملی۔ بیماری سے قبل آپ سیکرٹری ناصرات حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ خلافت سے خاص محبت کا تعلق تھا بچوں کو بھی خلافت اور نظام جماعت سے منسلک رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اپنے پیاروں کی معیت میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو ان کی نیکیوں اور نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے اور خود ان کا حامی و ناصر ہوتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان سب احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ جنہوں نے خود حاضر ہو کر یا بذریعہ فون ہمارے غم میں شریک ہوئے اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں پیاروں کو بیشمار جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(بقیہ از صفحہ 1 محترم چوہدری شبیر احمد کی وفات)

میں قائد تحریک جدید، نائب صدر صف دوم اور کئی سال مجلس انصاراللہ پاکستان کے اراکین خصوصی میں شامل تھے۔ آپ نے مجلس کارپرداز کے ممبر اور قاضی سلسلہ کے طور پر بھی خدمت کی۔ ایوب دور میں ربوہ کے بی ڈی ممبر رہے اور ربوہ ریلوے سٹیشن پر صدر ایوب کا استقبال بحیثیت بی ڈی ممبر کیا۔ 1960ء میں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بیگم کی طرف سے حج بدل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیرونی ممالک کے جماعتی دوروں کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے آسٹریلیا' سنگاپور' ماریشس' کینیا اور یوگنڈا کے دورے کئے اسی طرح جلسہ سالانہ بنگلہ دیش اور کئی مرتبہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شرکت فرمائی۔

شعبہ مال کی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ ایک علمی و ادبی شخصیت کے مالک بھی تھے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں مضامین و نظمیں لکھنے کے علاوہ آپ نے کئی کتب بھی تصنیف کیں جن میں آپ کے منظوم مجموعہ ہائے کلام بھی شامل ہیں۔ ان کتب میں لمعات نور، سنبل و گل، پھول اور کانٹے، زمین کے کناروں تک اور خلفاء کرام کے ساتھ دلنشیں یادیں اہم ہیں۔ 1965ء سے 1983ء تک جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر درثمین کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھتے رہے۔ 1986ء اور 1998ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر بھی نظمیں پڑھیں، 1998ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نظم کے بعد فرمایا کہ آپ نے پرانے جلسوں کی یاد تازہ کر دی۔

آپ نے چار خلفاء سلسلہ کا زمانہ پایا اور بہت پیار حاصل کیا۔ آپ ایک مرتبہ قائمقام وکیل اعلیٰ بھی بنے۔ 1966ء تا 2001ء مجلس شوریٰ پاکستان کے موقع پر تلاوت قرآن کرنے کی سعادت حاصل کی۔ 1956ء تا 1991ء دعوت الی اللہ اور تحریک جدید کے موضوعات پر آپ نے پروجیکٹر پر مختلف جگہوں اور مواقع پر سلائیڈز دکھائیں اور ان کے تعارف پیش کئے۔ آپ کی خدمات سلسلہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔

آپ کی اہلیہ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ 14 جون 2001ء کو وفات پا گئی تھیں۔ ان سے آپ کا نکاح 1945ء میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔

1۔ مکرم ظفر احمد سرور صاحب مربی سلسلہ امریکہ 2۔ مکرم فضل احمد طاہر صاحب لندن 3۔ مکرم قمر احمد کوثر صاحب نائب ناظر رشتہ ناطہ 4۔ مکرمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حامد احمد صاحب لیڈز انگلینڈ 5۔ مکرمہ بدر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم حسن اقبال خان صاحب امریکہ 6۔ مکرمہ منصورہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

اللہ تعالیٰ اس دیرینہ بزرگ خادم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی کمی اپنی جناب سے پوری فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ایم ٹی اے کے پروگرام

31 جولائی 2012ء

12:05 am	مسلم سائنسدان
12:30 am	رمضان کے فوائد
1:05 am	تلاوت قرآن کریم
2:00 am	درس القرآن
3:30 am	رمضان کے فوائد
4:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	درس حدیث
5:30 am	سیرت النبی ﷺ
6:10 am	رمضان کی برکات
6:55 am	الترتیل
7:20 am	درس القرآن
9:20 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 aam	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:20 pm	ان سائٹ
12:30 pm	یسرنا القرآن
1:15 pm	Calling all Cooks
1:30 pm	آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
2:15 pm	فرنچ سیکھئے
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	درس حدیث
6:30 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	حمدیہ مجلس
9:05 pm	آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
9:45 pm	فرنچ سیکھئے
10:10 pm	سیرت النبی ﷺ
10:50 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	عربی سروس

☆......☆......☆

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

کلینک اوقات دوران رمضان المبارک
صبح 8:30 بجے تا شام 5:30 بجے
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی مرحوم
رابطہ کلینک: 0333-6568240

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت =/40 روپے 25ML -/100 روپے 120ML
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈیپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جاسکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ معدہ میں تکلیف کی وجہ سے I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے۔ آمین

مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (ر) ایس ای سابق امیر ضلع بہاولپور بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح میرے بھائی مکرم محمود احمد صاحب مقیم جرمنی کئی ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 24 جولائی

انتہائے سحر	3:44
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:13

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

فینسی امپورٹڈ جیولری کا مرکز
کوہ نور جیولرز
بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: ظہیر احمد۔ تنویر احمد
0300-9613205, 052-4587020

Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
- A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
- MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
- No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
- Excellent environment for female students.
Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
EC
www.educationconcern.com

FR-10

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

ڈاؤلینس، پیل، ویوز، ہائر، سپر ایشیاء
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ایئر کولر
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
فخر الیکٹرونکس
جلسہ سالانہ برطانیہ MTA(U.K) کیلئے مکمل ڈش چاہے ٹاور ہو یا نہ ہو۔ صرف 2700 روپے میں فٹ اور چالو کروائیں۔
طالب دعا: افتخار انور، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com